بیٹی علیؑ کی

شام آ رہی ہے دل پر ہزاروں صدمے اُٹھائے بیٹی علیؑ کی
ہنستے ہیں سارے بازار والے روتی ہے ہائے بیٹی علیؑ کی

جانا ہے اُس کو دربارِ شامی چاروں طرف ہے مجمع شرابی
زینبؑ کے سر پر چادر نہیں ہے کس طرح جائے بیٹی علیؑ کی

تھا جس کا بھائی عباسِ غازیؑ ہے آج قیدی وہ شاہزادی
یہ شور سن کر غیرت کے مارے کہیں مر نہ جائے بیٹی علیؑ کی

چاروں طرف ہے ماحول ایسا جیسے لگا ہو کوئی تماشہ
عباسؑ آ جا چادر اُڑھا جا گھبرا نہ جائے بیٹی علیؑ کی

جو کہ پلی تھیں ٹکڑوں پہ اِنکے آزاد ہیں وہ ادنیٰ کنیزیں
کیسی قیامت آئی ہے یارب قیدی ہے ہائے بیٹی علیؑ کی

برسا رہے ہیں پتھر ستمگر لگتے ہیں پتھر بی بیؑ کے سر پر
بازو بندھے ہیں بے بس ہے خود کو کیسے بچائے بیٹی علیؑ کی

زلفیں پکڑ کر شمرِ لعیں نے مارے طمانچے تڑپی سکینہؑ
زینبؑ کے دونوں بازو بندھے ہیں کیسے چھڑائے بیٹی علیؑ

363 تھرائے نیزے شیروں کے سر بھی گر گر کے تڑپے فرشِ زمیں پر
حالت پہ اپنی روئی تڑپ کر یوں سر جھکائے بیٹی علیؑ کی

وعدہ کیا تھا اُس نے خدا سے روشن کریگی تیرا نام چاہے
بازار جائے ، دربار جائے ، زندان جائے بیٹی علیؑ کی

سجدے بچائے کعبہ بچائے قرآں بچائے دیں کو بچائے
فرشِ عزا پر اشکِ عزا کو گوہر بنائے بیٹی علیؑ کی